روحانی انقلاب پیدا کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ بندے کے اندر ایک روحانی انقلاب چاہتا ہے

(خطبہ جمعہ فرمودہ 19 ستمبر 1997ء بمقام وینکوور۔ کینیڈا)

تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

الحمدللہ کہ مجھے خدا تعالیٰ نے یہ توفیق بخشی کہ آج میں آپ کے درمیان اس خطبہ کے لئے کھڑا ہوں۔ اس سفر کا آغاز لطف الرحمان صاحب کی اس تجویز سے تھا کہ اگر میں وقت نکال سکوں تو الاسکا کا سفر اس سال کے لئے ایک اچھی تفریح ہوگی کیونکہ مجھے سیر وسیاحت کا شوق بھی ہے اور پہلے ناروے میں جو سب شمال میں واقع ان کی نوک نکلی ہوئی ہے وہاں تک پہنچ کر وہاں بھی نماز جمعہ ادا کرنے کی توفیق ملی تھی تو اس خیال سے کہ یہاں بھی الاسکا میں جو سب سے زیادہ آخری شمالی حصہ ہے جمعہ وہیں آئے گا اور ہمیں خدا تعالیٰ کے فضل سے وہاں بھی ایک جمعہ پڑھنے کی توفیق ملے گی، میں نے بہت خوشی سے اس تجویز کو منظور کر لیا۔ خیال تھا کہ میں سب بچوں کو ساتھ لے کر سفر کروں مگر کچھ بچوں کو بعض ویزے کی دقتوں کی وجہ سے پیچھے رہنا پڑا مگر امید ہے انشاء اللہ جو بچے میرے ساتھ ہیں ان کے ساتھ بھی کافی خوشگوار سفر گزرے گا۔

یہاں جو آج کا جمعہ ہے اس میں میں کچھ تاخیر سے پہنچا ہوں یعنی دس منٹ کے لگ بھگ تاخیر سے پہنچا ہوں۔ یہ تاخیر اندازے کی غلطی نہیں بلکہ اندازے کی بے یقینی ہونے کی وجہ سے ہے کیونکہ اندازہ امیر صاحب کا درست تھا کہ بیس منٹ کا رستہ ہے مگر آج رستے میں کچھ ایسی روکیں تھیں

جن کی وجہ سے نسبتاً لمبا سفر اختیار کرنا پڑا اور یہ دس منٹ زائد اس کی وجہ سے لگے ہیں۔ اس لئے میں معذرت خواہ ہوں اس تاخیر کی وجہ سے۔ اب میں اصل مضمون کی طرف آتا ہوں۔

آج سب سے پہلے سب سے بڑی خوشخبری گیمبیا سے آئی ہے۔ آج صبح جمعہ سے پہلے گیمبیا کے امیر صاحب نے ایک فیکس بھیجی ہے جو اس مباہلے کو بالآخر اختتام تک پہنچاتی ہے اور اس کے بعد اب جماعتوں کو کسی قسم کے تردد کی، فکر کی یا حکومت گیمبیا پہ تنقید کی ضرورت نہیں اب یہ تنقید بداخلاقی ہوگی۔ کل رات کو عزت مآب صدر گیمبیا نے پوری کیبنٹ کا اجلاس بلایا اور وہاں جماعت کا معاملہ رکھا۔ تمام کیبنٹ نے جس میں وزیر مذہبی امور و داخلہ بوجنگ صاحب بھی شامل ہیں انہوں نے متفقہ طور پر کچھ فیصلے کئے ہیں۔ اول یہ فیصلہ کہ آئندہ سے گیمبیا میں جماعت احمدیہ کے خلاف کسی شخص کو خواہ وہ نمائندہ حکومت کا ہو یا اپنی ذات میں کچھ کہنے والا ہو ریڈیو، ٹیلی ویژن کے علاوہ بھی جماعت کے خلاف کسی قسم کی بے ہودہ سرائی کی اجازت نہیں ہوگی اور جماعت کی عزت اور احترام کا ہر گیمبیا کے فرد بشر کو خیال رکھنا ہوگا۔

دوسرا فیصلہ یہ ہے کہ حکومت یہ عہد کرتی ہے کہ جماعت احمدیہ کے مقاصد کو آگے بڑھانے کے لئے جماعت احمدیہ جو بھی کوششیں کرے گی اس میں حکومت ان کی پوری طرح معین اور مددگار ہوگی۔ تیسرا فیصلہ یہ کیا گیا ہے کہ تمام ڈاکٹرز، تمام سٹاف جو اس ملک کو چھوڑ گئے تھے ان کو قانونی طور پر دوبارہ اس ملک میں پوری شان کے ساتھ داخل ہونے کی اجازت ہے وہ جو چاہیں، جس طرح چاہیں کام کریں اور جماعت کی ان خدمتوں کو جو جماعت بڑی دیر سے کر رہی ہے گیمبیا کی حکومت عزت کی نگاہ سے دیکھتی ہے اور آج کے بعد یہ سلسلہ اختلافات کا کلیۃً بند کیا جاتا ہے۔ اسی قسم کے بعض اور امور ان کے کیبنٹ کے فیصلے میں داخل تھے جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس مباہلے کی عظیم الشان کامیابی پر دلالت کرتے ہیں۔

اور امر واقعہ یہ ہے کہ جب کوئی شخص یا کچھ لوگ اپنے نامناسب رویے میں خدا کے خوف سے تبدیلی پیدا کریں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جس طرح فرمایا باوجود الٰہی خبروں کے کہ ان کے خلاف خدا کی تقدیر کام کرے گی، ایسے لوگ جو توبہ کرتے ہیں اور اپنے حالات کو بدلتے ہیں اللہ ان سے نرمی کا سلوک فرماتا ہے۔ پس اس بناء پر میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ تمام دنیا کی

جماعتوں کو اب اس بات کو مدنظر رکھنا چاہئے کہ انہوں نے شرافت کا سلوک کیا ہے۔ ہماری شرافت کا تقاضا یہ ہے کہ حسب سابق گیمبیا کی ہر ممکن مدد کریں۔ دنیا کے ہر ملک سے جہاں تک گیمبیا کے عوام کی خدمت کا تعلق ہے جو بھی مدد ممکن ہے ہمارا فرض ہے کہ ہم اس کو جاری رکھیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

دوسری بات میں کینیڈا سے متعلق کہنا چاہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ کینیڈا میں کچھ ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے دولت عطا فرمائی ہے جن کا مزاج پہلے ہی سے خدمت دین کی طرف مائل تھا اور یہ جو سلسلہ ہے یہ سب دنیا میں جاری ہو چکا ہے اس کا صرف کینیڈا سے تعلق نہیں۔ امر واقعہ یہ ہے کہ کثرت کے ساتھ احمدیوں کو جو سب دنیا میں پھیلے پڑے ہیں اچانک ایسے مواقع مل رہے ہیں کہ وہ بڑی بڑی مالی کمپنیاں بنا رہے ہیں، بڑے بڑے ایسے مواقع ان کو نصیب ہیں کہ وہ لاکھوں سے کروڑوں میں داخل ہو گئے ہیں اور ان میں سے کسی کو سمجھ نہیں آرہی کہ یہ واقعہ کیا ہے۔ میں آپ کو سمجھانا چاہتا ہوں کہ اس واقعہ میں دو باتیں ہیں جو میں نے کچھ عرصے سے محسوس کرنی شروع کیں۔ کچھ ایسے لوگ تھے جن کے پاس دولتیں تھیں مگر جماعت سے ان کا اخلاص کا تعلق نہیں تھا۔ جو کام کرتے تھے اس میں کچھ دکھاوا پایا جاتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو جیسے مکھن سے بال نکال کے پھینک دیا جاتا ہے اس طرح نکال کے باہر پھینک دیا اور جماعت کو اس کے نتیجے میں جو نقصان پہنچ سکتا تھا کوڑی کا بھی نقصان نہیں پہنچا بلکہ اس کے برعکس غیر معمولی طور پر خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کی مالی تائید فرمائی ہے۔ یہ سلسلہ کچھ عرصے سے جاری ہے اور میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ مجھے کبھی بھی نئے کاموں کے لئے جماعت کو غیر معمولی طور پر کوشش کر کے بیچ میں شامل کرنے کی ضرورت نہیں پڑی۔ میں حسب توفیق اعلان کرتا ہوں اور بارش کی طرح اس ضرورت کے لئے روپیہ گرنا شروع ہو جاتا ہے اور کبھی ایک لمحہ کے لئے بھی مجھے مالی فکر نہیں ہوئی حالانکہ جماعت نے اس عرصے میں بہت بڑے بڑے منصوبے بنائے ہیں، بہت بڑے بڑے منصوبوں پہ کام کر کے ان کو مکمل کیا ہے۔ خود یہ جگہ جہاں ہم آج بیٹھے ہوئے ہیں اس کا حاصل ہونا بھی ایک معجزہ ہے ورنہ ابتداء میں یہ جگہ ہمارے ہاتھ سے نکل گئی تھی کیونکہ ابتداء میں آٹھ لاکھ کی جماعت احمدیہ نے مجھ سے Bid منظور کروائی تھی اور بجائے اس کے کہ مجھے لکھتے کہ کچھ زیادہ کر دیں اسی پہ مٹھی بند کر کے قائم بیٹھے رہے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ ہماری Bid سے بڑی بڈز Bids یعنی اور زیادہ پیشکشیں غیروں نے کیں اور صاف ظاہر تھا کہ اب یہ جگہ ہمارے ہاتھ سے

نکل گئی۔ مگر آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ تقدیر الٰہی کس طرح کام کرتی ہے۔ تقدیر الٰہی نے ایسا کام کیا کہ پہلی بولی میں کچھ قانونی سقم پیدا ہوئے اور اس وقت پیدا ہوئے جبکہ ہمیں معلوم ہو گیا تھا کہ سب نے کتنی کتنی بولی دینی ہے اور ان اسقام کے نتیجے میں مجبوراً ان کو پہلی تمام بولی کو منسوخ کرنا پڑا۔ جب وہ منسوخ ہو گئی تو پھر اس کے بعد دوبارہ بولی مانگی گئی تو ہمیں پتا تھا کہ کس نے کیا بولی دی ہے، سب کو پتا لگ گیا تھا۔ اس کے بعد بھی یہ لوگ اسی طرح اکڑ کے بیٹھے رہے کہ ہم نے بولی آگے نہیں بڑھانی۔ اللہ تعالیٰ لطف الرحمٰن صاحب کو جزاء دے انہوں نے کہا یہ تم کیا حماقت کر رہے ہو، نظر آ رہی ہے ساری بولی، بڑھاؤ میں ذمہ دار ہوں۔ آپ اجازت بھی مانگیں، ضرور مانگیں لیکن میں آپ کو بتاتا ہوں کہ سوال ہی نہیں پیدا ہوتا کہ ہم اس رقم کو پورا نہ کرسکیں۔ اس لئے آپ آگے بڑھیں اور بولی دیدیں۔ چنانچہ آٹھ لاکھ کی بجائے نو لاکھ کی بولی دے دی گئی اور سب سے اونچی جو بولی تھی وہ پندرہ ہزار ہم سے پیچھے رہی۔ تو اس طرح اللہ تعالیٰ نے یہ جگہ ہمیں دلوادی جس کے حاصل کرنے کا بظاہر کوئی امکان نہیں تھا۔ مجھ سے رستے میں ہی لطف الرحمٰن صاحب نے اس خواہش کا بھی اظہار کیا ہے کہ ان کے ابا جان ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ تمہیں بھی خدا توفیق دے تو کوئی مسجد ساری کی ساری تم بنواؤ۔ تو انہوں نے کہا ہے کہ اب میں وعدہ ساری کی ساری کا تو ابھی نہیں کرسکتا، یا غالباً کیا ہوگا تو میرے کانوں نے سنا نہیں، مگر انہوں نے کہا ہے کہ میری دلی خواہش ضرور ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے توفیق دے تو یہ جو بعد کا کافی بڑا کام ہے، نو لاکھ ڈالر دینے کے بعد جب زمین ہمیں مل گئی تو بعد میں جو مسجد کی تعمیر کا بڑا کام ہے اس میں انہوں نے اپنی ذاتی زیادہ سے زیادہ شمولیت کی خواہش کا اظہار کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو توفیق بخشے۔

یہ جو مالی اضافے ہو رہے ہیں ان کے متعلق میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ کچھ دیر پہلے جبکہ جماعت کا بجٹ ابھی چند کروڑ نہیں تھا میں نے جماعت کو مطلع کیا تھا کہ میں جس طرح اللہ تعالیٰ کی تقدیر اور فضلوں کو دیکھ رہا ہوں مجھے یقین ہے کہ اگلی صدی سے پہلے جماعت کا بجٹ کروڑوں کی بجائے اربوں میں ہو جائے گا۔ یہ اس وقت کہا تھا جب ابھی بیس پچیس کروڑ کے پھیر میں بات چل رہی تھی اور سارا ریکارڈ موجود ہے الفضل میں۔ چنانچہ خدا کے فضل سے خدا تعالیٰ کی تقدیر پر نظر رکھتے ہوئے، یہ جانتے ہوئے کہ جب بھی کوئی بڑا ابتلا آیا ہے اس کے بعد جو انفس کی ترقی ہے اس کے ساتھ اموال میں بھی غیر معمولی ترقی ہوئی ہے۔ بعض ابتلاؤں کی میں نے نشاندہی کی، تاریخی طور پر

آپ کو پڑھ کے سنائے کہ دیکھو جب پہلا ابتلا آیا تو جماعت کے چندے ہزاروں میں تھے۔ جب دوسرا بڑا ابتلا آیا تو لاکھوں میں تھے۔ جب تیسرا بڑا 1974ء والا ابتلا آیا تو کروڑوں میں داخل ہو گئے اور اب جو عالمگیر سطح پر جماعت کے خلاف ایک مخالفت کا ہنگامہ اٹھا ہے، اس لئے اس کے پیش نظر **مجھے یقین تھا کہ اگلی صدی سے پہلے جماعت کروڑوں کی بجائے اربوں میں داخل ہو جائے گی۔ پس جو حالات اب دکھائی دے رہے ہیں ان کے نتیجے میں میں یقین سے آپ کو کہتا ہوں کہ انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا۔ دو تین سال کی بات ہے آپ بھی دیکھیں گے اور میں بھی دیکھوں گا اور سب دنیا دیکھے گی۔**

جہاں تک جماعت احمدیہ کینیڈا کے کاموں کا تعلق ہے کچھ شکوہ بھی آپ سے کرنا ہے۔ کہتے ہیں نا خوگر حمد ہم سے تھوڑا سا گلہ بھی سن لے۔ آپ لوگوں نے بہت وعدے کئے تھے، انفرادی طور پر بھی مجھے خط لکھے اور جماعتی طور پر بھی ریزولیوشن پاس کئے کہ ہم تبلیغ کے میدان میں انشاء اللہ بہت آگے قدم بڑھائیں گے لیکن جو رپورٹیں مجھے مل رہی ہیں ان رپورٹوں میں ان وعدوں کے پورا کرنے کی طرف کوئی معین قدم نہیں اٹھائے جا رہے۔ حالانکہ جو وعدے کئے گئے ہیں وہ انفرادی طور پر مشکل نہیں ہیں۔ تبلیغ کا نظام قطروں کی طرح چلتا ہے اور قطرہ قطرہ گرنے سے بعض دفعہ بڑے بڑے سمندروں میں بھی طوفان برپا ہو جاتے ہیں۔ پس بارش قطروں کی طرح بنتی ہے اور آسمانی فیض کی بارش بھی جو خدا تعالیٰ کے بندوں کے ساتھ منسلک ہوتی ہے وہ بھی قطروں کی طرح ہوتی ہے۔ **پس جتنے بندے خدا کی راہ میں اپنے قطرات پیش کریں اس سے بہت زیادہ آسمان سے خدا تعالیٰ کے فضلوں کی بارش برسا کرتی ہے۔ یہ ایک خیالی بات نہیں، کوئی رومانی تصور نہیں، یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس کو میں نے ہمیشہ دیکھا اور اگر تاریخ مذہب کا مطالعہ کریں تو آپ کو اس حقیقت کے سوا اور کوئی حقیقت دکھائی نہیں دے گی۔** قطروں کا آغاز جو آسمانی رحمت کے قطرے ہیں زمین پر بندوں سے ہوتا ہے، افراد سے بات چلتی ہے۔ ان کی دعائیں، ان کے دلوں کی پاک تبدیلیاں ابر رحمت کو کھینچ لاتی ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ جو بے شمار دینے والا ہے وہ گنتی کا حساب چھوڑ دیتا ہے۔ پھر خدا تعالیٰ کے فضل سے کثرت سے آسمان سے وہ بارشیں برستی ہیں جو دنیا میں کایا پلٹ دیا کرتی ہیں، پاک تبدیلیاں پیدا کیا کرتی ہیں۔

کینیڈا کے احمدیوں کا فرض ہے کہ اس حقیقت کو جانیں اور پہچانیں اور اپنی انفرادی کوشش کو یعنی ہر فرد بشر اپنی انفرادی کوشش کو اس راہ میں ڈال دے اور دعا کر کے ڈالے اور اللہ تعالیٰ سے یہ عہد

کرے کہ وہ اپنے اندر تمام ضروری پاک تبدیلیاں پیدا کرے گا۔ یہ وہ بنیادی چیز ہے جس کی طرف میں آج آپ کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ ہر احمدی کی خواہش کے پورا ہونے کے درمیان کچھ اقدامات ہیں جو ضرور کرنے ہوں گے۔ بہت سے انسان ہیں جن کی بڑی بڑی خواہشیں ہوتی ہیں، خدا ہمیں زمین دے، اس کے بعد سبزہ زار دے، بڑے بڑے باغ بنائیں، بہت عظیم الشان کوٹھیاں اور محل تعمیر کریں۔ کئی خواہشیں ہیں جو انسان سے لپٹی ہوئی ہیں۔ مگر وہ خواہشیں محض اس لئے تو پوری نہیں ہو جایا کرتیں کہ خواہش ہے۔ ان کی طرف قدم بڑھانے کی ضرورت ہوتی ہے اور حکمت کے ساتھ۔

بہت سے لوگوں میں زمیندارہ کی صلاحیتیں نہیں ہوتیں۔ وہ جتنی اونچی خواہش کریں اتنی ہی تیزی سے ان کا سارا سرمایہ برباد ہو جاتا ہے۔ بڑے بڑے منصوبے بناتے ہیں سب کچھ مٹی میں ڈوب جاتا ہے اور پھر نکلتا نہیں۔ کئی تجارت کے بڑے خواہاں ہوتے ہیں اور بڑے بڑے قرضے لے کر بھی تجارتیں شروع کر دیتے ہیں اور بالآخر گھر کا ساز و سامان بھی بیچنا پڑتا ہے۔ محض خواہش کافی نہیں، خواہش پوری کرنے کی صلاحیت ضروری ہے۔ اگر خواہش پوری کرنے کی صلاحیت ہو تو دو کوڑی سے بھی انسان اپنے کام چلا لیتا ہے۔ دنیا میں بڑے بڑے Millionaires رہتے ہیں جو نہایت معمولی کام کیا کرتے تھے اور ان میں صلاحیت موجود تھی۔ پس اس صلاحیت کو جب انہوں نے اپنی خواہش کے مطابق ڈھالا تو حیرت انگیز تبدیلیاں پیدا ہوئیں۔ ان کے ناموں کی تفصیل کی ضرورت نہیں، دنیا میں ان کے نام چھپے ہیں، پھیلے پڑے ہیں۔ کچھ بھی نہیں تھا ان کے پاس لیکن خدا تعالیٰ نے ان کی صلاحیت کو قبولیت سے نوازا اور بہت بہت بڑے بڑے Millionaires بلکہ Billionaires ان میں سے پیدا ہو گئے۔

تو آپ اگر تبلیغ کی خواہش رکھتے ہیں، اگر آپ تبلیغ کی خواہش کے مطابق کچھ کام بھی کرتے ہیں اور پھل نہیں لگتا تو پہلی بات سوچنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ کچھ ٹھہریں اپنے نفس پر غور کریں۔ لازماً اس لئے پھل نہیں لگتا کہ آپ میں صلاحیت نہیں ہے اور جس صلاحیت کی میں بات کرنے لگا ہوں وہ صلاحیت پاک تبدیلی کی صلاحیت ہے۔ **جب تک انسان کے اندر ایک غیر معمولی پاک تبدیلی پیدا نہ ہو اس کی تبلیغ کی محنت اور کوششوں کو پھل نہیں لگ سکتا۔** یہ مضمون میں بار بار پہلے بھی کھول چکا ہوں آج پھر اس مضمون کو دہرانے لگا ہوں کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ کینیڈا کی سرزمین پر

اس مضمون کو دہرانا لازم ہے۔ آپ سب کو میں مخاطب کر کے یہ باتیں سمجھا رہا ہوں۔

روحانی انقلاب پیدا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ بندے کے اندر ایک روحانی انقلاب چاہتا ہے۔ جو شخص یہ فیصلہ کرے وہ سب سے پہلے اپنے اندر ایک روحانی انقلاب پیدا کر کے دکھائے۔ اگر ایسا نہیں کرے گا تو جن لوگوں کو خدا کے رستے کی طرف بلائے گا عملاً وہ رستہ خدا کا رستہ نہیں ہوگا وہ ان کی ذات کا رستہ ہوگا جو خدا سے دوری کا ایک رستہ ہے۔ یہ تفصیل میں پہلے کھول کر مثالوں سے ثابت کر چکا ہوں۔ آج میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اقتباس آپ کے سامنے رکھتا ہوں اس کو غور سے سنیں اور جان لیں کہ انسان کے اندر خدا کے رستے کی طرف بلانے اور خدا تعالیٰ تک پہنچانے کے لئے جو طاقتیں ہیں وہ آسمانی فضل کے ساتھ وابستہ ہیں اور **جب تک خدا کی تقدیر آپ کے اندر کوئی پاک تبدیلی نہ دیکھے وہ غیر معمولی طاقتیں آپ کو نصیب نہیں ہوسکتیں جو دنیا کی کایا پلٹ دیا کرتی ہیں۔** حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

> ''قرآن شریف کی زبردست طاقتوں میں سے ایک یہ طاقت ہے کہ اس کی پیروی کرنے والے کو معجزات اور خوارق دیئے جاتے ہیں''۔

معجزے سے مراد یہ ہے کہ اس کی خاطر اللہ تعالیٰ کئی ایسے نمونے دکھاتا ہے جو عام دنیا کی تدبیر کے نتیجے میں پیدا نہیں ہوا کرتے۔ سب سے بڑھ کر معجزے یا معجزوں کا فیض پانے والا انسان خود جانتا ہے، وہ جانتا ہے کہ کس طرح چھوٹی چھوٹی باتوں میں ایسی غیر معمولی باتیں بظاہر اتفاقاً پیدا ہوگئیں جنہوں نے مل کر اس کے کام کو ایسی غیر معمولی طاقت بخشی کہ وہ اپنی تکمیل کو پہنچ جائے۔ ایسی مثالیں بے شمار ہیں۔ میں اپنی زندگی کے تجربے سے اور اپنے ماحول میں احمدیوں کی زندگی کے تجربے سے اور اکثر ان کے خطوط سے یہ جانتا ہوں کہ سب سے بڑا معجزے کا قائل وہ شخص ہوتا ہے جو خود معجزہ دیکھتا ہے، اس کے گردو پیش معجزہ بن رہا ہوتا ہے اور وہ کامل یقین سے جانتا ہے کہ یہ اتفاقات کا نتیجہ نہیں، یہ تقدیر الٰہی ہے جو کام کر رہی ہے۔

اس ضمن میں ایک لفظ ہے جس کو خوارق کہتے ہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خوارق کا لفظ بڑی گہرائی اور حکمت سے استعمال فرمایا ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں روزمرہ کے قوانین میں انسان سے کچھ نیکیوں کی توقع ہوتی ہے اگر اس کی نیکیاں روزمرہ کے قوانین سے بڑھ جائیں اور

حیرت انگیز عام انسان سے ہٹ کر ایک الگ راہ اختیار کریں تو اللہ تعالیٰ کی یہ تقدیر بھی ایسے بندے کے لئے عام قوانین سے ہٹ کر ایک الگ راہ اختیار کرتی ہے اور حیرت انگیز واقعات پیدا ہوتے ہیں جس کو دنیا سمجھ نہیں سکتی کہ کیوں ایسا ہوا کیونکہ بظاہر دنیا کے قوانین کے مطابق نہیں ہوا کرتے۔ جیسے انسانی فطرت کے قوانین سے ہٹ کر ایک شخص نے خدا کی خاطر کام کیا اسی طرح اللہ اپنے قوانین سے بالا اور بظاہر ان سے ہٹ کر ایک کام کرتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کو اپنے قوانین توڑنے کی ضرورت نہیں ہوا کرتی۔ اس کے قوانین کے دائرے ہیں جو ایک کے بعد دوسرے دائرے اس طرح چلتے ہیں کہ نچلے دائرے والے لوگ اوپر کے دائرے کے کاموں کو نہیں سمجھ سکتے۔

اور ایک دوسری بات یہ نہ سمجھنے کی کہ ایک خارق کس طرح وجود میں آتا ہے یہ ہے کہ اس زمانے کی سائنس کے مطابق ایک بات ناممکن الوقوع ہے اگر وہ بات ہوئی تو گویا اس نے سائنس کے تخمینوں کو توڑ کے رکھ دیا اور ایسی بات ہونا ممکن ہی نہیں لیکن ہزار سال بعد یا دو ہزار سال بعد پھر سائنسدانوں کی نظر انہی واقعات پر پڑتی ہے تو وہ سمجھ لیتے ہیں اور بتا سکتے ہیں کہ وہ کون سے غیر معمولی واقعات ہوئے تھے جنہوں نے اپنے وقت میں ایک اعجاز دکھایا، ایسا اعجاز جو قانون قدرت میں عموماً ممکن نہیں ہے۔ بہت سی مثالیں اس وقت میرے ذہن میں بھی ہیں مگر میں سمجھتا ہوں کہ خطبہ لمبا ہو جائے گا ان کو میں چھوڑتا ہوں، کچھ ایسی مثالیں ہیں جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود اپنے اس کلام میں دے دی ہیں۔ پس میں سر دست انہی پر اکتفاء کروں گا۔ فرماتے ہیں:

> ’’اس کی پیروی کرنے والے کو معجزات اور خوارق دئے جاتے ہیں اور وہ اس کثرت سے ہوتے ہیں کہ دنیا ان کا مقابلہ نہیں کرسکتی چنانچہ میں یہی دعویٰ رکھتا ہوں‘‘۔

یہ دعویٰ ہے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا:

> ’’چنانچہ میں یہی دعویٰ رکھتا ہوں اور بلند آواز سے کہتا ہوں کہ اگر دنیا کے تمام مخالف، کیا مشرق کے اور کیا مغرب کے ایک میدان میں جمع ہو جائیں اور نشانوں اور خوارق میں مجھ سے مقابلہ کرنا چاہیں تو میں خدا تعالیٰ کے فضل سے اور توفیق سے سب پر غالب رہوں گا اور یہ غلبہ اس وجہ سے نہیں ہوگا کہ میری

روح میں کچھ زیادہ طاقت ہے بلکہ اس وجہ سے ہوگا کہ خدا نے چاہا ہے کہ اس کے کلام قرآن شریف کی زبردست طاقت، اس کے رسول حضرت محمد مصطفی ﷺ کی روحانی قوت اور اعلیٰ مرتبت کا میں ثبوت دوں'۔

یہ ساری باتیں کتابوں میں لکھی ہوئی اور سنت میں مذکور تاریخ کا حصہ بنی رہیں گی اور عملاً دنیا کے سامنے ان معجزات کو ایک زندہ صورت میں دکھانے والا اور کوئی نہیں رہے گا اور ہر زمانہ ایک زندہ مثال کو چاہتا ہے۔ ہر زمانہ چاہتا ہے کہ وہ باتیں جو ماضی میں گویا ایک افسانہ بن گئی تھیں وہ پھر حقیقت کے طور پر دنیا میں رونما ہوں تا کہ دنیا جان لے کہ یہ سچی باتیں ہیں اور خدا تعالیٰ اسی طرح دنیا میں عمل دکھاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرما رہے ہیں کہ یہ وجہ ہے کہ مجھے اس دور میں خدا تعالیٰ نے اس کام کے لئے چنا ہے لیکن ساتھ ہی اپنے انکسار کی وجہ سے فرماتے ہیں کہ یہ بات نہیں کہ میری روح میں کچھ زیادہ طاقت ہے۔ انکسار بھی ہے یہ اور حقیقت بھی۔ روح میں ذاتی طور پر زیادہ طاقت نہیں لیکن روح القدس کی طاقت سے مل کر الٰہی منشاء کے مطابق ڈھل کر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روح میں ایک غیر معمولی طاقت تھی اور یہ ایسی روحانی طاقت ہے جس کا آپ مشاہدہ کر سکتے ہیں۔ آپ سب بھی دیکھ سکتے ہیں، اپنی ذات میں دیکھ سکتے ہیں، اپنے گردو پیش اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر سکتے ہیں کہ واقعۃً روحوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کے منشاء کے مطابق بعض غیر معمولی طاقتیں عطا ہوتی ہیں جو روح القدس سے تائید پاتی ہیں اور طاقت رکھنے والا انسان بھی جان لیتا ہے کہ مجھ میں ایک غیر معمولی طاقت پیدا ہو چکی ہے اور دنیا بھی اس کو دیکھتی ہے اور اس کی طاقتوں کو پہچانتی ہے۔ فرماتے ہیں:

''اور اس نے محض اپنے فضل سے، نہ میرے کسی ہنر سے مجھے توفیق دی ہے کہ میں اس کے عظیم الشان نبی اور اس کے قوی الطاقت کلام کی پیروی کرتا ہوں اور اس سے محبت رکھتا ہوں اور وہ خدا کا کلام جس کا نام قرآن شریف ہے جو ربانی طاقتوں کا مظہر ہے میں اس پر ایمان لاتا ہوں اور قرآن شریف کا یہ وعدہ ہے کہ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا (یونس: 65) اور یہ وعدہ ہے کہ اَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ (المجادلۃ: 23) اور یہ وعدہ ہے يَجْعَلْ

لَّكُمْ فُرْقَانًا (الانفال: 30) اس وعدہ کے موافق خدا نے یہ سب مجھے عنایت کیا ہے“۔

اب یہ تین چیزیں ہیں جن کا وعدہ ہر ایک سے ہے۔ یہ خیال درست نہیں کہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے وعدہ ہے۔ ہر فرد بشر سے اللہ تعالیٰ قرآن کی معرفت یہ وعدہ کرتا ہے۔ یہ تین باتیں اس پر فرض ہو جاتی ہیں کہ وہ ضرور ایسا کر کے دکھائے گا اس لئے اپنی ذات کو ان وعدوں سے محروم کیوں رکھتے ہیں۔ پہلا ہے لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا۔ ان کے لئے اس دنیا ہی میں خوشخبری ہے۔ پس وہ لوگ جو خدا سے تائید پاتے ہیں وہ بے یارو مددگار نہیں چھوڑے جاتے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ ان کو اس دنیا میں وہ خوشخبریاں نہ ملیں جو بہت سے نیک کہلانے والے لوگ آخرت سے منسوب کر دیتے ہیں کہ آخرت میں ملیں گی۔ اس دنیا میں بھی خدا تعالیٰ ان کو ضرور خوشخبریاں دیتا ہے۔

اور دوسرا وعدہ یہ ہے اَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ۔ روح القدس سے ان کی تائید ہوتی ہے۔ ایسے حالات میں وہ باتیں کہتے ہیں جو بظاہر ناممکن حالات ہوتے ہیں۔ مگر جو روح القدس ہے اس کی تفصیل میں یہاں جانے کی ضرورت نہیں پہلے میں بیان کر چکا ہوں کہ روح القدس کی کیا حقیقت ہے۔ مگر جو بھی حقیقت ہے وہ ایک غیر معمولی طاقت ہے جو جب ساتھ دینا شروع کرتی ہے تو پھر کبھی نہیں چھوڑتی۔ روح القدس کی دیگر صفات میں سے ایک یہ صفت ہے۔ روح القدس اس شخص کی الٰہی تائید کو نہیں کہتے جو تائید بعد میں اس کی بداعمالیوں کی وجہ سے یا بدنصیبی سے اس کا ساتھ چھوڑ دے۔ ایسی تائید کو اس وقت جبکہ یہ تائید ہو رہی ہو اعجازی تائید کہا جا سکتا ہے، اللہ کی طرف سے تائید کہا جا سکتا ہے مگر اگر وہ چھوڑ دے تو وہ تائید روح القدس کی تائید نہیں۔ کئی لوگ سمجھتے نہیں کہ عام تائید میں اور روح القدس کی تائید میں فرق کیا ہے۔ یہ بنیادی فرق ہے۔ روح القدس یعنی پاکی کی روح کی تائید یہ ایک ایسی تائید ہے جو زندگی بھر پھر کبھی اس کا ساتھ نہیں چھوڑتی۔ ناممکن ہے کہ روح القدس اترے اور پھر انسان کو بے یارو مددگار چھوڑ کے واپس چلا جائے۔

تیسری بات آپؑ فرماتے ہیں يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا تمہارے لئے فرقان بھی پیدا کرے گا یعنی دنیا تمہارے اور تمہارے غیر کے درمیان فرق محسوس کرے گی اور وہ الٰہی فرقان وہ فرق دکھا دے گا جو خدا کے بندوں میں اور ان میں جو خدا کے بندے نہیں بننا چاہتے ایک فرق کر کے دکھایا

کرتی ہے۔فرمایا یہ سب مجھے عنایت کیا ہے۔اب اس کی تفصیل میں فرماتے ہیں کہ:

> ’’اور ترجمہ ان آیات کا یہ ہے کہ جو لوگ سچے دل سے قرآن شریف پر ایمان لائیں گے (اور اس پر عمل کرتے ہیں ان کو یہ یہ نشان جن کا ذکر ہے ان ان صورتوں میں دکھائے جاتے ہیں۔) ان کو مبشر خوابیں اور الہام دئے جائیں گے یعنی بکثرت دئے جائیں گے ورنہ شاذ و نادر کے طور پر کسی دوسرے کو بھی سچی خواب آسکتی ہے مگر ایک قطرے کو ایک دریا کے ساتھ کچھ نسبت نہیں اور ایک پیسہ کو ایک خزانے سے کچھ مشابہت نہیں اور پھر فرمایا کہ کامل پیروی کرنے والے کی روح القدس سے تائید کی جائے گی یعنی ان کے فہم اور عقل کو غیب سے ایک روشنی ملے گی اور ان کی کشفی حالت نہایت صفا کی جائے گی اور ان کے کلام اور کام میں تاثیر رکھی جائے گی اور ان کے ایمان نہایت مضبوط کئے جائیں گے اور پھر فرمایا کہ خدا ان میں اور ان کے غیر میں ایک فرق بیّن رکھ دے گا۔‘‘

جو پہلے میں نے روح القدس کی علامتوں میں سے ایک بیان کی ہے وہ اگر چہ یہاں بیان نہیں ہوئی مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دوسرے کلام سے واضح طور پر وہی روح القدس کی تعریف فرمائی گئی ہے جو میں نے آپ کے سامنے رکھی تھی اور چونکہ یہ باتیں آپ نے سنی تھیں، جو بات نہیں سنی تھی وہ میں نے اس مضمون میں داخل کر دی ہے کہ روح القدس کی ایک واضح علامت دیکھنے والا یہ محسوس کرے گا کہ روح القدس پھر چھوڑے گی نہیں۔

اور یہ باتیں جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمائی ہیں یہ ہیں **’’فہم اور عقل کو غیب سے ایک روشنی ملے گی‘‘**۔ عام طور پر ایک انسان بظاہر دنیا میں بے وقوف دکھائی دیتا ہے لیکن جب وہ تقویٰ میں ترقی کرتا ہے تو اسے روح القدس ایک ایسی عقل عطا فرماتی ہے کہ سادہ دیکھنے میں بالکل سادہ انسان ایسا ایسا کلام کرتا ہے کہ انسان حیران رہ جاتا ہے اور ایسے کلام کرنے والے میں نے احمدیوں میں بھی بہت دیکھے ہیں۔ان پڑھ لوگ، زمیندار لوگ، بظاہر ان کو دنیا کے مسائل کا علم نہیں مگر تقویٰ کی وجہ سے اور روح القدس کی وجہ سے ان کا دماغ روشن ہو چکا ہوتا ہے۔وہ جب بھی بات کرتے ہیں گہری فراست کی بات کرتے ہیں۔فرمایا **’’عقل کو غیب سے ایک روشنی ملے**

گی اوران کی کشفی حالت نہایت صاف کر دی جائے گی‘‘۔

کشفی حالت کے صاف کئے جانے کا مطلب یہ ہے کہ عام طور پر لوگ اونگھ کی حالت میں جو محسوس کرتے ہیں اسے کشف سمجھ لیتے ہیں اور ایسا تجربہ بارہا ہوا ہے اور ایسے لوگ پھر ٹھوکر کھا کر بہت دور بھی نکل جاتے ہیں کہ وہ اپنے نفس کے خیالات کو جو اونگھ کی حالت میں بعض دفعہ زبان پہ بھی جاری ہو جاتے ہیں، بعض دفعہ تصویری صورت میں بھی ظاہر ہوتے ہیں ان کو خدا کا کلام سمجھ کر وہ اس پر اتنا تکبر شروع کر دیتے ہیں کہ اگر انہیں سمجھایا جائے کہ خدا ایسے لغو کلام نہیں کیا کرتا، تمہارا وہم ہے کہ یہ خدا نے تمہیں کہا ہے۔ وہ انکار کر دیں گے اور کہیں گے نہیں ہم جانتے ہیں خدا نے ہم سے کلام کیا ہے لیکن وہ صاف کلام نہیں ہوتا۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ وہ باتیں جو وہ بیان کرتے ہیں وہ کبھی بھی پوری نہیں ہوتیں۔ خدا کا کلام اور وہ دنیا میں پورا نہ ہو، خدا کا کلام جو ایسا ابہام رکھتا ہو کہ کچھ سمجھ میں نہ آئے کہ آخر اس کا مقصد کیا ہے ایسے لوگ سمجھتے ہیں کہ ہمارے نفس کی بڑائی کا ایک نشان ہے۔ وہ نشان سمجھتے رہیں مگر اتنے ہی رہتے ہیں جتنے پہلے دن تھے بلکہ بعض دفعہ آخری عمر میں اور بھی چھوٹے ہو جاتے ہیں۔ کوئی ان کے کلام کو خدا کا کلام نہیں سمجھتا۔ وہ کلام خود نہیں بولتا، اس کے اندر طاقت نہیں کہ فرقان کے طور پر دنیا کو دکھا سکے کہ یہ خدا کا کلام ہے۔

پس جن کو روشنی ملتی ہے ان کی کشفی حالت نہایت صفا کی جائے گی اور ’’**ان کے کلام اور کام میں تاثیر رکھی جائے گی اور ان کے ایمان نہایت مضبوط کئے جائیں گے اور پھر فرمایا کہ خدا ان میں اور ان کے غیر میں ایک فرق بیّن رکھ دے گا۔**‘‘

> ’’یعنی بمقابل ان کے باریک معارف کے جوان کو دئے جائیں گے اور بمقابل ان کے کرامات اور خوارق کے جو ان کو عطا ہوں گی دوسری تمام قومیں عاجز رہیں گی۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ قدیم سے خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ پورا ہوتا چلا آتا ہے اور اس زمانے میں ہم خود اس کے شاہد رؤیت ہیں‘‘۔

شاہد رؤیت بہت مزیدار اور ایک نئی ترکیب ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہاں Coin کی ہے یعنی اس کو خود بنایا ہے۔ رؤیت ایک اور چیز ہے کہ کسی چیز کو دیکھ لینا لیکن ’’شاہد رؤیت‘‘ کا مطلب یہ ہے کہ بعینہٖ اس رؤیت کے سامنے کھڑے ہوں اور یہ گواہی دے سکیں کہ جیسے واقعۃً یہ

واقعہ میری آنکھوں کے سامنے گزر رہا ہے۔

''یہ تو ہم نے قرآن شریف کی اس زبردست طاقت کو بیان کیا ہے جو اپنے پیروی کرنے والوں پر اثر ڈالتی ہے لیکن وہ دوسرے معجزات سے بھی بھرا ہوا ہے۔ اس نے اسلام کی ترقی اور شوکت اور فتح کی اس وقت خبر دی تھی جبکہ آنحضرت ﷺ مکہ کے جنگلوں میں اکیلے پھرا کرتے تھے اور ان کے ساتھ بجز چند غریب اور ضعیف مسلمانوں کے اور کوئی نہ تھا اور جب قیصر روم ایرانیوں کی لڑائی سے مغلوب ہوگیا اور ایران کے کسریٰ نے اس کے ملک کا ایک بڑا حصہ دبا لیا تب بھی قرآن شریف نے بطور پیشگوئی کے یہ خبر دی کہ نو (9) برس کے اندر پھر قیصر روم فتح یاب ہو جائے گا اور ایران کو شکست دے گا چنانچہ ایسا ہی ظہور میں آیا''۔

اب یہ وہ معجزات ہیں اور تائیدات الٰہیہ ہیں جو خود بول رہی ہیں۔ ایسے واقعات اگر کوئی شخص دکھا سکتا ہے تو بتائے اور پیش خبریاں کرے کہ یہ واقعہ ہونے والا ہے جب کہ اس کا نام ونشان بھی کوئی نہ ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرما رہے ہیں کہ قرآن جب بولتا ہے تو اپنے حقائق اور دلائل ساتھ رکھتا ہے، خود ثابت کرتا ہے کہ کس طرح وہ اپنے کلام میں سچا ہے۔ دوسری بات جو بہت اہم ہے جو آجکل اس زمانے کے فلسفیوں اور سائنسدانوں کی محل نظر ہے وہ یہ ہے۔

''ایسا ہی شق القمر کا عالی شان معجزہ جو خدائی ہاتھ کو دکھلا رہا ہے قرآن شریف میں مذکور ہے کہ آنحضرت ﷺ کی انگلی کے اشارے سے چاند دو ٹکڑے ہو گیا اور کفار نے اس معجزہ کو دیکھا۔ اس کے جواب میں یہ کہنا کہ ایسا وقوع میں آنا خلاف علم ہیئت ہے یہ سراسر فضول باتیں ہیں کیونکہ قرآن شریف تو فرماتا ہے اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ۝ وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ (القمر: 3،2) یعنی قیامت نزدیک آگئی اور چاند پھٹ گیا اور کافروں نے یہ معجزہ دیکھا اور کہا کہ یہ پکا جادو ہے جس کا آسمان تک اثر چلا

گیا ہے۔اب ظاہر ہے کہ یہ نیا دعویٰ نہیں بلکہ قرآن شریف تو اس کے ساتھ ان کافروں کو گواہ قرار دیتا ہے جو سخت دشمن تھے اور کفر پر ہی مرے تھے“۔

یہ علم ہیئت کی طرف سے اس معجزے پر اعتراض کرنے والوں کے لئے ایک ایسا جواب ہے جو اس وقت بھی قوی تھا اور آج بھی قوی ہے کیونکہ قرآن کریم نے یہ نہیں فرمایا کہ دیکھو چاند دو ٹکڑے ہو گیا بلکہ اس کے ساتھ وہ کافر جو سارے ماحول میں غالب اکثریت رکھتے تھے ان کی طرف اشارہ کر کے ایک پیشگوئی بھی کر دی کہ وہ یہ کہیں گے کہ یہ جادو ہے اور ایسا جادو ہے جو مُّسْتَمِرٌّ ہے یعنی اس قسم کے جادو وہ شخص محمد کر کے دکھاتا رہتا ہے۔اب یہ جو اعجاز ہے قرآن کریم کا کہ دشمنوں کو گواہ ٹھہرایا اور ان کے گواہ ٹھہرانے کو ایک پیشگوئی کے طور پر بیان کیا اور ان کو توفیق نہیں دی کہ اس گواہی کا انکار کر سکیں، جب آنحضرت ﷺ نے قمر کی طرف یعنی چاند کی طرف انگلی اٹھائی تو فرمایا دو ٹکڑے ہوتے ہوئے دیکھا اور فرمایا وَ يَقُوْلُوْا یہ کہیں گے یہ لوگ کہ سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ۔یہ جادو ہے جو ہمیشہ دکھایا جاتا ہے تو یہ پیشگوئی کرنا اور مخالفین میں سے ایک کو بھی توفیق نہ دینا کہ وہ تائیدی گواہی نہ پیش کریں اور انکار کر دیں کہ ایسا واقعہ ہی نہیں ہوا۔آپؑ فرماتے ہیں اس شہادت کے بعد کسی علم ہیئت رکھنے والے کے اعتراض کی کوئی بھی اہمیت باقی نہیں رہتی کہ ایسا نہیں ہوا ہوگا۔یہ لازماً ہوا ہے۔

آگے فرماتے ہیں:

”قرآن شریف تو اس کے ساتھ ان کافروں کو گواہ قرار دیتا ہے جو سخت دشمن تھے اور کفر پر ہی مرے تھے“۔

یعنی کوئی یہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ ان میں سے وہ جو مسلمان ہو گئے تھے انہوں نے بعد میں اپنی نامسلمانی حالت کے وقت کی گواہی کو چھپا لیا اور یہ ظاہر کیا کہ گویا یہ واقعہ ہو گیا ہوگا اس لئے کہ وہ مسلمان ہو گئے تھے۔فرمایا جن کی گواہی قرآن پیش کر رہا ہے ان میں سے بہت سے کفر کی حالت میں مرے اور کفر کی حالت میں ان کو مرنا ثابت کرتا ہے کہ ایک سخت مخالف دشمن کی گواہی قرآن کریم کے اس معجزے کی تائید میں آخر وقت تک بولتی رہی۔

”اب ظاہر ہے کہ اگر شق القمر وقوع میں نہ آیا ہوتا تو مکہ کے مخالف لوگ اور جانی دشمن کیونکر خاموش بیٹھ سکتے تھے۔وہ بلاشبہ شور مچاتے کہ ہم پر یہ

تہمت لگائی ہے، ہم نے تو چاند کو دو ٹکڑے ہوتے نہیں دیکھا اور عقل تجویز نہیں کر سکتی کہ وہ لوگ اس معجزہ کو سراسر جھوٹ اور افترا خیال کر کے پھر بھی چپ رہتے بالخصوص جبکہ ان کو آنحضرت ﷺ نے اس واقعہ کا گواہ قرار دیا تھا۔" (چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد 23 صفحہ: 409، 411)

اب یہ جو واقعہ ہے یہ علم ہیئت کی گواہی یا سائنسی شواہد کے خلاف ایک معجزہ کے ہونے کے متعلق ایک حیرت انگیز روشنی ڈالنے والا واقعہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت تک یہ واقعہ ایسا تھا یا ہو سکتا تھا جس کے متعلق سائنس کی گواہی مخالف ہوتی اور اس کے باوجود سائنسدانوں کو اس کے انکار کی کوئی گنجائش نہیں کیونکہ آسمان پر رونما ہونے والے واقعات بعض دفعہ زمین سے ایک طرح دکھائی دیتے ہیں مگر وہ ویسے نہیں ہوتے، کسی اور طرح سے ہوتے ہیں۔ یہ جب سے فلکیات کے ماہر فلکیات کی تاریخ پر نظر رکھ رہے ہیں وہ یہی بیان کرتے ہیں کہ بہت سے معمے ہیں جن کو ہم خلاف قدرت سمجھتے تھے لیکن خلاف قدرت نہیں نکلے۔ پس اگر پختہ گواہی موجود ہو تو خلاف قدرت قرار دے کر اسے نظر انداز کرنا ہرگز ایک سچے انسان کا کام نہیں۔ قانون قدرت بعض دفعہ بعد میں سمجھ آیا کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت تک اس قانون کو سمجھا نہیں گیا تھا۔ اب ایسے شواہد مل رہے ہیں جن سے ثابت ہو سکتا ہے، ہو چکا ہے میں بیان بھی کر چکا ہوں کہ چاند پر ایسا واقعہ چاند کے عملاً پھٹنے کے بغیر بھی رونما ہو سکتا تھا۔ پس واقعہ کا ہونا قطعی ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ خوارق عادت بھی ہو تو ہمیں اس پہ کوئی اعتراض نہیں۔ اللہ ایک بات کی طاقت رکھتا ہے وہ کر سکتا ہے۔ اگر زمین پر اس کے نشان انکار کی حد سے آگے نکل چکے ہوں تو پھر کوئی معجزہ مانے یا نہ مانے اسے اس واقعہ کی حقیقت کا انکار کرنا پڑے گا۔

یہ چند باتیں میں آپ کے سامنے رکھ کر آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ زمین پہ بھی ایک معجزہ رونما ہونے والا ہے اور وہ احمدیت کے غلبے کا معجزہ ہے۔ اس غلبے کے معجزے میں آپ شامل ہوں۔ آپ میں سے ہر وجود اپنا حصہ ڈالے اور یاد رکھے کہ اپنے اندر جتنی بھی پاک تبدیلیاں وہ کرے گا اسی قدر خدا کی تائید اور روح القدس کی تائید اس کو حاصل ہو گی۔ وہ ایسے معجزے بھی دکھا سکتا ہے جسے آج کا زمانہ خلاف ہیئت سمجھے اور پانچ سو سال یا ہزار سال کا زمانہ ثابت کرے کہ وہ خلاف ہیئت نہیں تھا مگر

اس کا ہو جانا یقینی ہو۔ یہ فرق ہے فرضی باتیں کرنے والے اور حقیقی خدا کی تائید سے باتیں کرنے والوں کے درمیان۔ خدا کے بندے جب ہیئت کے خلاف کوئی بات کرتے ہیں تو خلاف ہیئت یعنی قانون قدرت کے خلاف ہونے کے باوجود وہ زمانہ اس کی تائید کرتا ہے کہ ایسا ہوا ضرور ہے اگرچہ یہ خلاف قانون قدرت ہے۔

پس جو معجزہ میں آپ سے چاہتا ہوں وہ یہ معنی رکھتا ہے کہ ہو جائے اور بظاہر اس کا ہونا ناممکن ہو۔ یہ معجزے قرآن آج بھی دکھا سکتا ہے اور ضرور دکھائے گا۔ کینیڈا کو بدلنا یعنی روحانی طور پر اس کو اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق ڈھالنا بہت بڑا معجزہ ہے۔ اتنا عظیم الشان معجزہ ہے کہ حیرت ہوتی ہے۔ کینیڈا کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک نظر کر کے دیکھیں کتنا بڑا معجزہ ہے۔ کتنے بے شمار انسان یہاں بستے ہیں لیکن ان کو الٰہی تقدیر کے مطابق تبدیل کرنا ممکن ہے اور آپ سب کے لئے ممکن ہے۔ نسخہ وہی ہے جو میں آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں کہ اپنے اندر ایسی تبدیلیاں پیدا کریں جو اللہ کو پسند آئیں اور ان تبدیلیوں کے نتیجہ میں اللہ قوم میں وہ تبدیلیاں پیدا کرے جو آپ کی طاقت سے بڑھ کر ہیں ان معنوں میں کہ آپ نیکی اختیار بھی کریں تب بھی آپ خود بخود وہ تبدیلیاں پیدا نہیں کر سکتے۔ آپ کی نیکیاں پہلے مقبول ہوں گی، آپ کی قربانیاں پہلے خدا کی نظر میں آئیں گی، ان قربانیوں پر جب اللہ نظر رکھے گا تو ایسی تبدیلیاں پیدا کرے گا جو دیکھ کر آپ حیران رہ جائیں گے۔ آپ کی توقعات سے بڑھ کر ہوں گی۔

پس جو باتیں میں آپ سے کہہ رہا ہوں یہ اگرچہ عجیب ضرور ہیں مگر ان کا ہونا ممکن ہے اور ہوتا رہا ہے اور وہ ابتداء میں جو مضمون میں نے آپ کے سامنے رکھا تھا یعنی مالی لحاظ سے خدا تعالیٰ نے جماعت کی توفیق بڑھانی شروع کی اس کے متعلق یہ خبر دینا کہ ایسا ہو جانا ہے دیکھیں وہ میرے بس کی بات نہیں تھی اور دنیا کے قوانین بتا رہے تھے کہ جماعت کی تو جائیدادیں لٹ رہی ہیں، لوگ احمدیوں کو غریب کرنے کے لئے ہر قسم کے ہتھکنڈے استعمال کر رہے ہیں، حکومتیں بعض جگہ ان کی تائید میں ہیں، ہر جگہ یہ مخالفت ہوئی یہاں تک کہ معلوم ہوتا تھا کہ ان کو پیس کر صفحہ ہستی سے مٹا دیا جائے گا لیکن گزشتہ 1974ء یا 74ء کہنا چاہئے۔ 1984ء کے دور کے بعد آپ اگر غور کریں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ جن جن کے اموال کو خطرہ لاحق ہوا تھا، ان کی زندگی کو خطرہ لاحق ہوا تھا ان کو اللہ تعالیٰ نے

غیر معمولی برکتیں عطا فرمائیں اور بہت سے ایسے خاندان ہیں جن کے نام میرے ہاتھ سے لکھے ہوئے خط اب تک ان کے پاس موجود ہیں، ان کو میں نے کامل یقین سے بتایا تھا میں نے کہا آپ کو یہ بات عجیب دکھائی دے گی مگر میں آپ کو اپنی تحریر سے، ہاتھ سے لکھ کر بتا رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ضرور آپ کے حالات کو پلٹے گا اور غیر معمولی برکتیں آسمان سے نازل ہوں گی جن کا آپ تصور بھی نہیں کر سکتے اور اللہ تعالیٰ نے بعینہٖ ایسا کر کے دکھایا۔

پس خدا تعالیٰ کی قدرتوں پر یقین رکھنے کے لئے بناء ہونی چاہئے۔ کسی مضبوط پلیٹ فارم پر کھڑے ہو کر ایک انسان ایک دعویٰ کر سکتا ہے۔ جماعت احمدیہ کی عجائب کی تاریخ جو خدا تعالیٰ سے جماعت کو عطا ہوئے اس تاریخ پر نظر رکھ کر میں اس مقام پر کھڑا ہوں جس پر میں یقین کے ساتھ آپ کو بتا سکتا ہوں کہ یہ الٰہی تقدیریں ہیں جو آپ کے حق میں لازماً پوری ہونے والی ہیں۔ آپ کا صرف اتنا کام ہے کہ اپنا دامن پھیلائیں اور خدا کے فضلوں کا شکر ادا کرتے ہوئے جس حد تک آپ کی جھولیاں بھری جا سکتی ہیں بھرتی چلی جائیں لیکن خدا یہ جھولیاں بڑھا بھی دیتا ہے۔ ہم نے تو یہی دیکھا ہے اپنی توفیق کے مطابق جب بھی مانگا خیال یہ تھا کہ بس اتنی سی توفیق ہے اور جب وہ عطا ہوا تو وہ توفیق بڑھ گئی اور جب وہ نئی توفیق کی جھولی بھری تو پھر اور جھولیاں عطا ہوئیں اور توفیقیں بڑھیں۔ خدا تعالیٰ کے فضلوں پر لالچ کی نظر رکھنا، میں لالچ اس لئے کہتا ہوں کہ انسان ایک لالچی جانور ہے وہ خدا تعالیٰ کے فضلوں پر ایک نظر رکھتا ہے اور سمجھتا ہے کہ بڑا مشکل کام ہے مگر جب وہ ہو جاتا ہے تو ضرور اس کی لالچ بڑھ جاتی ہے اس کا دامن پھیل جاتا ہے اور پھر وہ کہتا ہے کہ اچھا اللہ میاں یہ کر دیا تو کچھ اور بھی کر دے تو جب وہ اور ہو جاتا ہے تو پھر آدمی حیران رہ جاتا ہے کہ یہ تو ممکن نہیں تھا یہ بھی ہو گیا ہے چلو کچھ اور مانگ لیتے ہیں۔ تو خدا تعالیٰ کی عطا کے انداز آپ کے تصور میں بھی نہیں آسکتے۔ حیرت انگیز پیارے انداز ہیں۔ ہر بات جو آگے بڑھ کر آپ ناممکن سمجھتے ہوئے پھر بھی خدا سے مانگتے ہیں اور یقین رکھتے ہیں کہ وہ پوری کر سکتا ہے اسی طرح پوری کر دیتا ہے بلکہ اس سے بڑھ کر جہاں تک آپ کا تصور بھی نہیں پہنچ سکتا وہ اللہ اپنے فضل سے اس کو پورا کرتا چلا جاتا ہے۔ پس میں امید رکھتا ہوں کہ اس نکتے کو سمجھتے ہوئے اپنی جھولیاں خدا کے حضور پھیلائیں، دعائیں کریں اور یہ ضروری تبدیلیاں اپنے اندر پیدا کریں جس کے بغیر محض جھولی پھیلانا کافی نہیں۔ جب وہ تبدیلیاں ہو جائیں گی تو آپ کا

دامن بھرا جائے گا اور پھر اللہ آپ کو خود نئی دعائیں سکھائے گا، بڑی مزے مزے کی دعائیں ہوں گی۔ آپ خدا سے ایسی پیار کی باتیں کریں گے کہ اس کے بعد اس کا نشہ کئی دن جاری رہے گا کہ ہم نے اللہ سے یہ بھی کہہ دیا اور وہ بھی کہہ دیا مگر خدا ان باتوں کو پورا کر دے گا اور ایسا ہی ہوگا۔

پس میں امید رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ جماعت احمدیہ کینیڈا اپنے اندر ایک اعجازی تبدیلی پیدا کرے گی اور یہ تبدیلی دیکھ کر ساری دنیا اس سے سبق لے گی۔ خصوصیت کے ساتھ آپ پر یہ فرض ہے کیونکہ حکومت کینیڈا اور کینیڈا کے بااثر لوگوں نے آپ سے ہمیشہ حسنِ سلوک کیا ہے۔ کینیڈا کے سوا مجھے کبھی کوئی ملک ایسا نظر نہیں آیا جس نے اتنا شفقت کا سلوک جماعت احمدیہ سے کیا ہو، ایسی شرافت کے نمونے دکھائے ہوں، اپنے بلند حکومت کے مقامات سے اتر اتر کر جماعت کی تائید میں اپنے آپ کو پیش کیا ہو اور یہ مزاج کینیڈا کا ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک اسی طرح ہے۔ پس لَئِنۡ شَكَرۡتُمۡ لَاَزِيۡدَنَّكُمۡ (ابراھیم:8) کے مضمون کو اپنے سامنے رکھیں۔ اگر آپ نے خدا کے ان بندوں کا شکر ادا کیا جن کا میں ذکر کر رہا ہوں تو أزیدنّ کا کام اللہ پر چھوڑ دیں وہ ضرور آپ کو بڑھائے گا اور اس کے نتیجے میں مزید شکر کے مواقع آپ کے لئے پیدا فرمائے گا۔ پس میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ، انشاء اللہ، ہر دفعہ جو مجھے کینیڈا آنے کی توفیق ملے گی مجھے احمدیت کی سرزمین کو بڑھتا اور پھیلتا ہوا دکھائے گا۔ پہلے سے بڑھ کر نئے چہرے نظر آئیں گے جیسا کہ جرمنی میں مجھے ہمیشہ ایسا ہی معلوم ہوا۔ جب بھی میں گیا ہوں کثرت کے ساتھ نئے چہرے دکھائی دیئے ہیں جو پہلے کبھی دکھائی نہیں دیئے تھے بڑے ولولے اور جوش کے ساتھ وہ جماعتی کاموں میں حصہ لیتے ہیں۔ اللہ آپ کو بھی اسی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین